# البقرة : 224

226 - 224 دونوں آیات قسم کھانے کے بارے میں ہیں - کبھی کبھی بڑی سورتوں میں کچھ آیات اکٹھے آتے ہیں اور ایک موضوع (Topic) پر پورا ایک باب (Chapter) ہوتا ہے - یہ تینوں مختصر آیات اِسی طرح کی مثال ہے -

## وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ (اور اللّٰہ کا نام اپنی قسموں کے لیے استعمال نہ کرو -)

اللّٰہ کی قسم کھا کر غلط باتوں کا عہد نہ کرو / بُرائی کے کاموں میں اللّٰہ کا نام استعمال نہ کرو -
اِس سے پہلی آیت نکاح کے بارے میں تھی پھر اسکے بعد والی آیت میاں بیوی کے تعلق کی تھی - کبھی کبھی میاں بیوی کے تعلقات بہت خراب ہوجاتے ہیں یا کوئی کسی سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن خاندان کے لوگ منع کرتے ہیں یا لڑکے یا لڑکی والے پسند نہیں کرتے خاص تر اگر قریبی رشتے دار (چچا زاد / ماموں زاد بھائی بہن) ہو تب لوگ غلط باتوں کی قسمیں کھاتے ہیں مثلاً اللّٰہ کی قسم ہم اب ان سے کبھی بات نہیں کرینگے / ہم کبھی انھیں معاف نہیں کرینگے / انکی کبھی مدد نہیں کرینگے... لیکن یہ آیت پچھلی آیت کے context کے علاوہ عام بھی ہے - عموماً انسان ایسی قسمیں وہاں کھاتا ہے جن کے ساتھ قریبی تعلق ہوتا ہے اور اکثر انھی کے ساتھ ان بن بھی زیادہ ہوتی ہے - خاص تر سے بہن بھائیوں / شوہر بیوی / دوستوں / بزنس پارٹنرز یا رشتے داروں کے درمیان ایسی قسمیں کھا لیتے ہیں - پھر ایکدوسرے کی شکل بھی نہیں دیکھتے - حالانکہ اللّٰہ کا نام لے کر قسمیں کھاتے ہیں لیکن بُرے کام کے لیے - اسلیے کہا گیا کہ اگر اللّٰہ کا نام لینا ہی ہے تو کسی بھلے کام کے لیے لو - اللّٰہ کا نام لے کر قطع تعلق کے کام یا کسی بھی نیکی کے کاموں سے باز آنے کی قسمیں نہ کھاؤ - کبھی کبھار کچھ بے صبرے انسان یہ قسم کھاتے ہیں کہ اب میں دعا نہیں کروں گا کیونکہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتی یا میں نماز نہیں پڑھوں گا کیونکہ میری زندگی میں بس تکلیفیں ہی تکلیفیں ہیں - حالانکہ اللّٰہ کا عظیم نام لے کر اللّٰہ کا حکم ماننا چاہیے نہ کہ اسکا نام لے کر نافرمانی والے کام کرنا چاہیے -

زمانہ جاہلیت میں میاں بیوی میں جب جھگڑے ہوتے تو شوہر کہتا کہ آج سے تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہو - یعنی بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی اللّٰہ کا نام لے کر قسم کھاتا - اِسے ظِہار کہتے ہیں -

اِس طرح کی قسمیں توڑ کر کفارہ ادا کرنا چاہیے تاکہ گناہ سے بچ سکے - اگر پہلے پتہ نہیں تھا کہ اس طرح کی قسمیں کھانا گناہ ہے تو اس قسم کو توڑ دے - قسم کا کفارہ ادا کرکے اس سے نکل جانے کے بجائے اگر انسان اپنی (ناجائز) قسم ہی پر برقرار رہے تو وہ گنہگار ہوگا - بخاری :- "اللّٰہ کی قسم! اگر کوئی شخص قسم کے بارے میں اللّٰہ کے فرض کیے ہوئے کفارے کو ادا کرنے کے بجائے اپنے گھر والوں کے بارے میں کھائی ہوئی قسم ہی پر ڈٹا رہے تو وہ اللّٰہ تعالیٰ کے ہاں گنہگار ٹھہرے گا"

اِسی طرح کبھی کبھار یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کسی کام کو کرنے کی قسم کھاتا ہے لیکن بعد میں پتہ چلتا ہے کہ اس کام سے بہتر کوئی اور کام ہے تو اس قسم کو توڑ کر کفارہ ادا کردو اور بہتر کام کرلو - بخاری :- رسولؐ نے فرمایا "میں اگر کسی بات پر قسم کھاؤں اور پھر یہ دیکھوں کہ کوئی دوسری بات اس سے زیادہ بہتر ہے تو میں ان شاء اللّٰہ زیادہ بہتر بات کو اختیار کرلوں گا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا"

عُرْضَةً : ع ر ض - جو کسی چیز کے سامنے آکر آڑ بن جائے - اِسی طرح ڈھال کو بھی عرضہ کہتے ہیں کیونکہ جب کوئی وار کرنے آتا ہے تو انسان ڈھال کو اپنے سامنے کر دیتا ہے -
اِسی طرح اسکا مطلب رکاوٹ / نشانہ / آڑ بھی ہے -

اَيْمَان : ی م ن - دایاں ہاتھ / دائیں جانب / قسم -
دایاں ہاتھ اور قسم کا ایکدوسرے سے تعلق ہے - عرب culture میں اگر کوئی قسم لیتا ہے تو مصافحہ (Hand Shake) کرتا ہے - اِسی طرح عدالت میں دایاں ہاتھ اٹھا کر قسم لی جاتی ہے - پہلے زمانے میں contract papers پر sign نہیں کیئے جاتے تھے بلکہ مصافحہ کرنا ہی انکے لیے قسم ہوتی تھی - اسطرح agreement ہوتی تھی -

## اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ (یہ کہ تم نیکی [نہیں] کروگے اور تقویٰ [نہیں] اپناؤگے اور لوگوں کے درمیان صلح [نہیں] کراؤگے)

اَنْ تَبَرُّوْا ← یہ کہ تم نیکی [نہیں] کروگے -
عربی زبان میں بعض حالات میں اَنْ کے بعد "لا" کو حذف کیا جاتا ہے - یہ context سے پتہ چل جاتا ہے یہاں اگر "لا" حذف نہیں ہوتا تو مطلب یہ ہوتا کہ "تم نیکی کروگے..." تو پچھلی بات "ولا تجعلوا اللّٰہ عرضۃً لِّاَيْمَانِكُمْ" کا کوئی مقصد نہیں بنتا - پھر یہ بے معنی جملہ ہوتا - اسلیے اس context سے پتہ چلا کہ یہاں "لا" محذوف ہے - مثلاً یہ قسم کھانا کہ اللّٰہ کی قسم آج کے بعد اب میں فلاں کی مدد نہیں کروں گا یا کوئی اور نیکی نہیں کروں گا -

وَتَتَّقُوْا ← اور تقویٰ اختیار [نہیں] کروگے -
اِس بات کی بھی قسم نہ کھاؤ کہ تم اپنے آپکو اللّٰہ کی نافرمانی سے نہ بچاؤگے -
پچھلی آیتوں میں ہم نے بِرّ (نیکی) اور تقویٰ کو اکٹھے پڑھے تھے آیت 177 میں البِرّ اور المتقون - اِسی طرح المائدۃ : 2 ← تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایکدوسرے کی مدد کرو)
اسلیے نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایکدوسرے کی مدد کرنا چاہیے - نہ کہ اللّٰہ کی قسم کھا کر ان چیزوں سے باز آنا چاہیے -

وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ← اور لوگوں کے درمیان صلح [نہیں] کراؤگے -
اِس بات کی بھی قسم نہ کھاؤ کہ تم لوگوں (میاں بیوی یا کوئی دوسرے فریق) کے درمیان صلح نہیں کراؤگے - الحجرات : ١٠ ← "مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"
اللّٰہ نے لوگوں کے درمیان صلح کروانے کا حکم دیا ہے اور صلح کے ساتھ تقویٰ بھی اختیار کرنے کا - یہ کام کروگے تو تم پر رحم کیا جائیگا -
کچھ لوگوں کو اللّٰہ نے ایسی صلاحیت دی ہے کہ وہ صلح کرانے میں ماہر ہوتے ہیں - لیکن کبھی کبھی انکے اصلاح کروانے کی کوشش کے باوجود دونوں فریق ماننے تیار نہیں ہوتے - ایسے حالات میں پریشان ہوکر صلح کروانے والے بھی اسطرح کی قسم کھا لیتے ہیں کہ آج کے بعد اب میں ان فریق یا کسی کی بھی صلح نہیں کرواؤں گا - ایسا کرنے سے منع کیا گیا -

ایسی قسموں کو توڑ دو اور اسکا کفارہ ادا کردو -
قسم کا کفارہ ← 1> ١٠ مسکینوں کو کھانا کھلانا - اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو -
یا 2> ١٠ مسکینوں کو کپڑے پہناؤ -
یا 3> ایک غلام آزاد کرو -
یا 4> تین روزے رکھو - (المائدۃ : 89)

## وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ← (اور اللّٰہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے)

سَمِيْعٌ
اللّٰہ سُن رہا ہے جو الفاظ تم نے استعمال کئے -

عَلِيْمٌ
اللّٰہ تمہارے قسموں کی نیتوں کو بھی جانتا ہے - تم دل میں کیا سوچ رہے ہو وہ بھی اللّٰہ جانتا ہے -